www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

۳- الفروق اللغویہ۔ از ابو ہلال عسکری (عربی-عربی) (فق-ل)

۴- مقائیس اللغۃ کے لیے (عربی-عربی) (م-ل)

۵- منجد (عربی-اُردو) کے لیے (منجد)

۶- منتہی الارب (عربی-فارسی) کے لیے (م-ا)

۷- محیط المحیط عربی-عربی) کے لیے (محیط-یا م-م)

۸- مرآۃ القرآن (عربی-اُردو) کے لیے (م-ق)

۹- القاموس الجدید (اُردو-عربی) کے لیے (ق-ج)

۱۰- القاموس الجدید العصری (عربی-انگریزی) کے لیے (ق-ج)

۱۱- غریب القرآن (عربی) ابن قتیبہ (غ-ق)

علاوہ ازیں درج ذیل تراجم و تفاسیر زیر نظر رہے۔

۱۲- غریب القرآن تفسیر (عربی-عربی) کے لیے (غ-ق)

۱۳- تفہیم القرآن (عربی-اردو) کے لیے (ت-ق)

۱۴- فتح الحمید۔ مترجم و محشی۔ بیشتر آیات کا ترجمہ فتح محمد جالندھری ہی کا ہے۔

۱۵- تفسیر شبیر احمد عثمانی۔ (عثمانی)

——— جدید عربی ادب اور تحریر میں ایک مفید علامت موجودہ دور میں رائج ہوئی ہے۔ جب کسی فعل کا ماضی اور مضارع لکھنا مقصود ہو تو اکثر اہل لغت ماضی تو درج کر دیتے ہیں مگر اختصار کی خاطر مضارع کا لفظ لکھنے کی بجائے ایک چھوٹی سی لکیر دے کر اس پر عین کی حرکت لکھ دیتے ہیں۔ کیونکہ تبدیلی صرف عین کلمہ کی حرکت میں ہوتی ہے۔ جیسے وہ ضَرَبَ یَضْرِبُ کو یوں لکھیں گے ضَرَبَ ـِـ اور نَصَرَ یَنْصُرُ کو یوں نَصَرَ ـُـ یہ طریق چونکہ اختصار کے لحاظ سے بہت مفید ہے اس لیے کہیں کہیں میں نے بھی یہ علامات استعمال کی ہیں۔

سورت اور آیات کے نمبروں کی علامات اور ضمیمہ جات میں استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے علامات کی تفصیل فہرست ۲ درج کرنے سے پیشتر تفصیل سے لکھ دی گئی ہے۔

کتاب کی ترتیب و تدوین

اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں درج ذیل امور قابل ذکر ہیں۔

۱۔ عنوانات کی ترتیب: اس کتاب کا اصل موضوع اُردو الفاظ کے تحت قرآن میں مستعمل تمام مترادف الفاظ کا ذیلی فرق پیش کرنا ہے۔ لہٰذا عنوانات اُردو زبان کے حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ عربی زبان میں فعل اگر ثلاثی مجرد میں لازم ہو تو مزید فیہ میں جا کر متعدی بن جاتا ہے اور اگر ثلاثی مجرد میں متعدی ہو تو مزید فیہ میں متعدی المتعدی ہو جاتا ہے یا اس میں بعض دوسرے خواص پیدا ہو جاتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) خَبُرَ : جب علم کے ساتھ اس کی جانچ بھی ہو چکی ہو۔ تب استعمال ہوتا ہے۔

۲۰۔ آگاہ کرنا (بتلانا)

یہ لفظ آگاہ ہونا سے متعدی ہے۔ لہٰذا شَعَرَ سے اَشْعَرَ، ظَہَرَ سے اَظْہَرَ اور عَلِمَ سے عَلَّمَ کے الفاظ آتے ہیں۔ پہلے ان کی مثالیں دیکھیے:

۱۔ اَشْعَرَ:

فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا۔ (۱۸/۱۹)

(اصحاب کہف طویل مدت کے بعد بیدار ہوئے اور آپس میں گفتگو کرنے لگے) کہ اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دیکر شہر بھیجو وہ دیکھے کہ نفیس کھانا کونسا ہے تو اس میں سے کھانا لے آئے اور (قول و فعل میں) نرمی اختیار کرے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتلائے (تمہارے حال سے کسی کو آگاہ نہ ہونے دے)

۲۔ اَظْہَرَ:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا (۷۲/۲۶)

(وہی اللہ) غیب (کی باتوں کو) جاننے والا ہے اور پھر اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔

۳۔ عَلَّمَ:

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ (۴۹/۱۶)

اے پیغمبرؐ! آپ ان سے کہہ دیجئے کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتلاتے ہو۔

ان کے علاوہ اس مفہوم میں اَدْرٰی، حَدَّثَ، عَرَّفَ اور اِطَّلَعَ، اَنْبَاَ یا نَبَّاَ (نبی) اور دَلَّ کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔

۴۔ اَدْرٰی (دری) بمعنی کسی حیلہ یا تدبیر یا کسی اور چیز کے ذریعہ سے کسی چیز کا علم حاصل ہونا (مف) دری سے مصدر درایۃ ہے جو بکثرت مستعمل ہے۔ اَدْرٰی اس سے فعل متعدی ہے اس پر ہمیشہ کا، مَا یا اِنْ نافیہ، یا مَا استفہامیہ داخل ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ۔ (۱۰۱/۱۰-۱۱)

اور تم کیا سمجھے کہ وہ کیا چیز ہے؟ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے۔

مزید مثالیں "جاننا" میں دیکھیے)

۵۔ حَدَّثَ: حَدَثَ بمعنی کسی امر کا وقوع پذیر ہونا۔ نیا ہونا یا نئی چیز یا بات کا پیدا ہونا ہے (منجد) اور ابن الفارس کے مطابق کَوْنُ الشَّیْءِ لَمْ یَکُنْ۔ پس ایسی چیز کا پیدا ہونا یا وجود میں آنا جو پہلے نہ تھی (م ل) اور حَدَّثَ کے معنی کسی کو ایسی بات بتلانا جو وہ پہلے نہ جانتا ہو یا کم از کم بتلانے والا ایسا ہی گمان کرتا ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ بَخِلَ : کے معنی اپنے جمع شدہ مال میں سے ایسی جگہ بھی خرچ نہ کرنا جہاں خرچ کرنا چاہیے (مف) بخل دو قسم کا ہوتا ہے (۱) کسی دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں یا انفاق فی سبیل اللہ میں بخل کرنا (۲) اپنی جائز ضروریات پر بھی خرچ نہ کرنا۔ یہ دونوں قسم کا بخل مذموم فعل ہے۔ اور یہ لفظ عام ہے جو ہر طرح کے بخل پر استعمال ہو سکتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ	جو خود بھی بخل کریں اور دوسروں کو بھی بخل سکھائیں
بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ	اور جو (مال) خدا نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا
مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ	ہے اسے چھپا چھپا کے رکھیں۔ اور ہم نے اپنے ناشکروں
عَذَابًا مُّهِیْنًا (۴/۳۷)	کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۲۔ اَمْسَكَ : کے معنی جو کچھ پاس ہو اسے ہاتھ سے نکلنے نہ دینا اور تھامے رکھنا۔ یا کسی چیز سے چمٹ جانا اور اس کی حفاظت کرنا (مف) کے ہیں۔ اور اِمساك کے معنی بخل اور ممسك بمعنی بخیل بھی استعمال ہوتا ہے (م۔ل) ارشاد باری ہے:

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ	کہہ دو کہ اگر میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے
رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَکْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ	ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے خوف سے
(۱۷/۱۰۰)	ان کو روکے رکھتے۔

۳۔ اَوْعٰی، الْاِیْعَاء کے معنی کسی چیز (مال وغیرہ) کو تھیلی میں سنبھال کر اوپر سے منہ بند کر دینا (مف) صاحب منجد کے نزدیک یہ تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) کسی چیز کو یاد رکھنا (۲) جمع کرنا اور (۳) بخل کرنا (منجد) اور ابن الفارس کے نزدیک اس کا بنیادی معنی صرف منہ بند کرنا ہے (م۔ل) اور وِعاء ہر ایسے سامان کو کہتے ہیں جس کا منہ بند کر دیا جائے یا مقفل کر دیا جائے قرآن میں ہے:

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی وَجَمَعَ	ان لوگوں کو (دوزخ) اپنی طرف بلائے گی جنھوں
فَاَوْعٰی۔ (۷۰/۱۸)	نے (دین حق سے) اعراض کیا اور منہ پھیر لیا اور
	مال جمع کیا اور بند رکھا۔

اور اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ (۶۹/۱۲) بمعنی کسی بات کو دھیان سے سننے اور یاد رکھنے والے کان اور مراد اس سے ایسے آدمی ہیں جو کسی بات کو خوب غور سے سنیں۔ پھر اس کو خوب یاد رکھیں اور اس بات کے الفاظ یا مفہوم میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہونے دیں۔ جیسا کہ رسول اللہ نے اپنے مشہور خطبہ حجۃ الوداع میں، جو آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر منیٰ کے مقام پر دیا تھا، فرمایا:

نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ	اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوشحال رکھے جس نے میری
فَوَعَاھَا ثُمَّ اَدَّاھَا وَبَلَّغَھَا۔ (ترمذی)	احادیث کو سنا۔ پھر ان کو یاد رکھا پھر دوسروں تک
	پہنچا دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تحقیق کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے :

یَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (۱۰/۵۳) — آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا وُہ بات (قیامت) سچ ہے۔ کہدو۔ ہاں۔ خدا کی قسم وُہ سچ ہے۔

اور امام راغب کے نزدیک نبا وُہ خبر ہے جس میں کذب کا احتمال نہ ہو (مف) مگر یہ قید درست معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ ارشادِ باری ہے :

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا (۴۹/۶) — اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی بدکردار کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

اسی طرح ہُدہُد پرندہ جو نبا حضرت سلیمان کے پاس لایا تھا۔ تو آپ نے اسی کذب کے احتمال کی بنا پر اس کی تحقیق ضروری سمجھی تھی۔

ماحصل : (۱) سَاَلَ "پُوچھنا" کیلیے عام لفظ ہے۔ (۳) اِسْتَنْبَاء : کسی اہم خبر کے متعلق پوچھنا۔

(۲) اِسْتَفْتَاء : کسی مشکل مسئلہ میں شرعی حکم پُوچھنا۔

۲۴ — پُورا — سارا (سب)

کے لیے کُلّ، کَامِل، کَافَّة اور سَلْمًا کے الفاظ آئے ہیں :

۱۔ کُلّ بمعنی سب۔ پورے کا پُورا (اس کی ضد جُزْء ہے) یعنی جس کے اجزاء پورے ہوں۔ اور کُلّ کا استعمال اس کے پورے اجزاء کا احاطہ کرنے کے لیے بھی ہوتا ہے۔ گویا معنی ہر ایک، ہر کوئی، ہر چیز اور کل پر بھی۔ اور اس صورت میں اس کا معنی پوری طرح ہوتا ہے۔ اب ان کی مثالیں دیکھیے :

(۱) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (۳/۱۸۵) — ہر ایک جان کو موت کا مزا چکھنا ہے۔

(۲) وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ (۸/۳۹) — اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کا ہو جائے۔

۲۔ کَامِل (اس کی ضد ناقص ہے) یعنی وُہ چیز جس کے (۱) اجزاء پورے ہوں۔ اور (۲) صفات مکمل ہوں۔ یعنی اپنی غرض و غایت کو پُورا کرے (منجد) ارشادِ باری ہے :

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ (۲/۲۳۳) — اور مائیں اپنے بچّوں کو پورے دو سال دُودھ پلائیں۔

۳۔ کَافَّةً : اَلْکِفَاف : کسی چیز کے پُورے گھیر کو کہتے ہیں۔ اور کَافّ اسم فاعل ہے اور اس سے مؤنث کَافَّةً ہے۔ کہا جاتا ہے، جَآءَ النَّاسُ كَافَّةً یعنی سبھی لوگ آئے (منجد) یہ لفظ کامل سے بھی ابلغ ہے۔ کیونکہ یہ صرف اجزاء کو ہی نہیں جملہ پہلوؤں کو محیط ہوتا ہے۔ اب ان کی مثالیں دیکھیے :

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ — اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) جمع اور جمیع: کسی بھی موقعہ پر جمع شدہ لوگ۔
(۲) رَھْط: ایک خاندان کے نوجوانوں کی جماعت جو دس تک ہو اور اس جماعت کا سردار۔
(۳) شِرذِمة: ناتواں لوگوں کی چھوٹی سی جماعت۔
(۴) عُصبة: مضبوط اور طاقتور لوگوں کی چھوٹی سی جماعت جو ایک دوسرے کے حامی وناصر ہوں۔
(۵) طائفة: ایک رائے اور مذہب کے لوگ۔
(۶) فئة: ایک دوسرے سے تعاون حاصل کرنے والی جماعت۔
(۷) فرقة: کسی بڑی جماعت سے الگ شدہ چھوٹی جماعت۔
(۸) ثلة: صرف کثیر تعداد کے لیے آتا ہے۔
(۹) زمرة: کسی بڑی جماعت کے متفرق شدہ نقل وحرکت کرنے والے ٹولے۔
(۱۰) عزین: ایک ہی نسب کے لوگ۔
(۱۱) حزب: لشکر سیاسی پارٹی۔ مملکت کے کاروبار میں عمل دخل حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی جماعت۔
(۱۲) معشر: کسی مخصوص مقصد والی جماعت کے کل افراد جن میں اختلاط وموافقت ہو۔
(۱۳) ثقلان: دو بڑی مخلوقات جن اور انسان۔
(۱۴) اُمّة: ہم جنسوں (انسان، جانور، پرندے) کی جماعت۔ یا ایسے ہم عقیدہ لوگ جو کسی ایک امام کے متبع ہوں۔

۱۲۔ جماعت (جانوروں کی)

کے لیے رَکْب[۱]، اَلْخَیْل[۲]، غَنَم[۳] اور اَبَابِیْل[۴] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ رَکْب: بمعنی اونٹوں کا گلہ بھی اور قافلہ بھی اور شتر سوار بھی سب پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے (مف)

ارشادِ باری ہے:

إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ (۸/۴۲)	جب تم (مدینے سے) قریب کے ناکہ پر تھے اور کافر بعید کے ناکہ پر اور شتر سوار قافلہ تم سے نیچے (اتر گیا) تھا۔

۲۔ خَیْل: (معر) بمعنی گھوڑوں کا گلہ۔ پھر رکب کی طرح لفظ خیل کا اطلاق گھڑسوار (بمعنی فارس) پر بھی ہوتا ہے (منجد۔ مف) اور گھوڑے اور سوار دونوں کے مجموعہ پر بھی بولا جاتا ہے (مف)

ارشادِ باری ہے:

وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ (۸/۶۰)	اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر دھاک بٹھاؤ۔

۳۔ غَنَم: بمعنی بکریوں کا ریوڑ (مف) قرآن میں ہے:

وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ	اور داؤدؑ اور سلیمانؑ جب ایک کھیتی سے متعلق مقدمہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔یعنی اس سے مراد طلوعِ آفتاب سے لے کر غروبِ آفتاب کا وقت ہو گا (منجد) ظلّ الیوم بمعنی آج سارا دن سایہ رہا (منجد) جیسے فرعون کی غرقابی کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً (۱۰/۹۲) سو آج ہم تیرے بدن کو (دریا سے) نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کے لیے عبرت ہو۔

اور اَلْیَوْم کا لفظ قرآن کریم میں بیشتر مقامات پر قیامت کے دن کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔جہاں کہیں اس کا ذکر ہے۔جیسے فرمایا:

قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَىٰ (۲۰/۱۲۶) خدا فرمائے گا کہ ایسا ہی (چاہیے تھا) تمہارے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا۔اسی طرح آج ہم تمہیں بھلا دیں گے۔

۴۔ یَوْمَئِذٍ: یَوْم کے بعد اِذْ کے اضافہ سے یہ لفظ بنا ہے جو کسی معین زمانہ کی طرف اشارہ کے لیے آتا ہے۔ یعنی اس دن یا وُہ دن (مف) ارشادِ باری ہے:

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ (۸۰/۳۸) کتنے منہ اس دن چمک رہے ہوں گے، ہنستے ہوئے ہشاش بشاش۔

ماحصل: (۱) نَهَار: طلوع آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کا وقت۔

(۲) یَوْم: دن اور رات کا مجموعہ یعنی چوبیس (۲۴) گھنٹے۔

(۳) اَلْیَوْم: آج کا دن طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کا وقت۔

(۴) یَوْمَئِذٍ: بمعنی اُس دن۔ وُہ دن

۱۷۔ دُنیا اور اُس کے مختلف نام

کے لیے قرآن کریم میں دُنیَا، اَدْنیٰ، عَاجِلَة اور اُوْلیٰ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ دُنْیَا: دَنیٰ بمعنی قریب ہونا۔نزدیک ہونا۔اور یہ لفظ مکان، زمان، مرتبہ غرض ہر لحاظ سے قریب ہونے کے معنوں میں مستعمل ہے۔اسلامی عقیدہ کی رُو سے زندگیاں دو بار ہیں۔ایک موجودہ زندگی جسے نشاۃ اولیٰ کہا جاتا ہے اور دوسرے مرنے کے بعد کی دوبارہ زندگی جسے نشاۃ اخریٰ یا ثانیہ کہا جاتا ہے اور موجودہ زندگی چونکہ زمانہ کے لحاظ سے قریب کی زندگی ہے لہٰذا اسے دُنیا کہا گیا ہے اور اس کی ضد آخرت ہے۔اور یہی لفظ موجودہ زندگی کے لیے عموماً مستعمل ہے۔ارشادِ باری ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ (۲/۸۶) یہ وُہ لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے دُنیا کی زندگی خریدی۔

۲۔ اَدْنیٰ: میں قربِ زمانی کے علاوہ مرتبہ میں کمتری کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔اور اَدْنیٰ کا لفظ اَرْذَل اور حقیر کے معنوں میں بھی آتا ہے (مف) اس کی ضد اَعْلیٰ بھی آتی ہے اور اُخْریٰ بھی) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴/۷۱) دستوں کی صورت میں نکلو یا سب اکٹھے ہو کر۔

۵۔ ضَرَبَ فِي الْاَرْضِ: لفظی معنی زمین پر پاؤں مارنا۔ سفر کے لیے محاورۃً استعمال ہوتا ہے اور عموماً ایسے سفر کے لیے جو دُور دراز کا بھی ہو اور بامقصد بھی ارشادِ باری ہے:

وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (۷۳/۲۰) اور بعض دوسرے خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں۔

۶۔ رَحَلَ: اَلرَّحْلُ بمعنی کجاوہ۔ پالان۔ منزل۔ قیام گاہ۔ سفر میں ساتھ رہنے والا سامان۔ اور رَحَلَ بمعنی اونٹ یا کسی جانور کی پشت پر کجاوہ یا پالان باندھنا۔ سوار ہونا۔ کوچ کرنا۔ سفر پر روانہ ہونا (مف منجد) ارشادِ باری ہے:

اِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاۤءِ وَالصَّيْفِ۔ (۱۰۶/۲) انھیں (قریش کو) جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب۔

ماحصل: (۱) سَفَرَ: سفر کے لیے عام لفظ۔
(۲) سَاحَ: وسیع میدان میں مختلف سمتوں میں سفر۔ سیر و سیاحت۔
(۳) ظَعَنَ: نقل مکانی کے سلسلہ میں کوچ کرنا۔
(۴) نَفَرَ: کسی مہم پر یا دشمن کے مقابلہ کے لیے نکلنا۔
(۵) ضَرَبَ فِي الْاَرْضِ: دور دراز کا بامقصد سفر۔
(۶) رَحَلَ: کوچ اور اس کی تیاری سب رحل میں شامل ہے۔

سمت کے لیے دیکھیے ـــ جانب ـــــ سکڑنا کے لیے دیکھیے ـــ "خشک ہونا"

۲۰ـــ سمجھنا ـــ سمجھانا

کے لیے شَعَرَ۔ فَهِمَ، فَقِهَ اور عَقَلَ کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ شَعَرَ: اَلشَّعْرُ بمعنی بال اور شَعَرَ بمعنی بال کی طرح باریک علم حاصل کرنا ہے (مف) کسی معاملہ کی باریکی اور لطافت کو سمجھ لینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (۲/۹) اور یہ منافق (درحقیقت) اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے اور وُہ (یہ بات) سمجھتے نہیں۔

۲۔ فَهِمَ: اَلْفَهْمُ انسان کی اس ذہنی قوت کا نام ہے جس سے وُہ مطالب کو بہتری اور عمدگی کے ساتھ اخذ کر لیتا ہے۔ اور فَهِمَ بمعنی کسی چیز کو اچھی طرح سمجھ لینا (مف) اور بمعنی کلام سنتے ہی معانی کو جان لینا یا سمجھ لینا (فق ل ۶۹) اور سَرِيْعُ الْفَهْمِ بمعنی بات کو فوراً سمجھ جانے والا۔ اور بطیء الفہم بمعنی کند ذہن (فق ل ۶۹) اور فَهَّمَهٗ کسی چیز کی حقیقت دوسرے کو سمجھا دینا۔ قرآن میں ہے:

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ فَفَهَّمْنٰهَا اور ہم ان کے فیصلہ کرنے کے وقت موجود تھے سو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) خَضَد: درخت کے کانٹے کاٹنا اور صاف کرنا۔ (۱۰) عَقَر: کاٹ کر کاری زخم لگانا۔
(۹) جَذّ: کسی سخت چیز کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔

۲ـــــ کٹنا

کے لیے تَقَطَّعَ، مَنَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ تَقَطَّعَ: کسی چیز کا کٹ کر یا ٹوٹ کر الگ ہو جانا۔ ارشادِ باری ہے:

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ (۲/۱۶۶)	اس دن کفر کے پیشوا اپنے پیروؤں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور دونوں عذاب (الٰہی) دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔

۲۔ مَنَّ: کئی معنوں میں آتا ہے مثلاً (۱) کسی سے بھلائی کرنا (۲) احسان جتلانا اور (۳) کٹ جانا (منجد) بمعنی قطع وانقطاع (م ـ ل) لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ اور یہی تیسرا معنٰی ہمارے زیرِ بحث ہے مَنَّ الرَّجُلَ بمعنی کسی شخص کو تھکانا یا کمزور کر دینا۔ اور مَنَّ الْحَبْلَ بمعنی رسی کاٹنا اور مَنَّ الشَّيْءَ بمعنی کسی چیز کا کم ہونا (منجد) گویا مَنَّ کسی چیز کے آہستہ آہستہ کم ہو کر ختم ہو جانے یا اس کا سلسلہ منقطع ہو جانے کو کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (۴۱/۸)	جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ان کے لیے نہ موقوف ہونے والا اجر ہے۔

ماحصل: (۱) تَقَطَّعَ: بمعنی کٹ کر علیحدہ ہو جانا۔ اور مَنَّ بمعنی آہستہ آہستہ کم ہو کر سلسلہ منقطع ہو جانا۔

۳ـــــ کاغذ

کے لیے رَقّ اور قِرْطَاس کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ رَقّ: رَقّ بمعنی پتلا اور نرم ہونا۔ اور رِقَّت دل کی نرمی کو کہتے ہیں (ضد قساوت) اور رَاقّ ہر وہ چیز ہے جو پتلی اور نرم ہو۔ مثلاً درخت کا پتا، جھلی، پتلا چمڑہ یا کاغذ (مف) گویا اس لفظ میں عمومیت ہے۔ رَقّ اور وَرَق ہم معنی ہے (ج اوراق) ارشادِ باری ہے:

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ (۵۲/۲)	اور اس کتاب کی قسم! جو پھیلے ہوئے اوراق میں لکھی ہوئی ہے۔

۲۔ قِرْطَاس بمعنی لکھی ہوئی تحریری چٹھی (منجد) خواہ یہ کئی صفحات یا اوراق پر مشتمل ہو (م ـ ق)ــــ قرطاس ابیض مشہور لفظ ہے۔ بمعنی کسی اہم معاملہ کے متعلق شائع شدہ واضح اور مکمل رپورٹ۔ قِرْطَاس دراصل کاغذ کی اس ابتدائی رف سی شکل کو بھی کہتے ہیں جسے مصریوں نے ایجاد کیا تھا نزولِ قرآن کے وقت ایسا کاغذ ملتا تھا لیکن بہت کمیاب تھا۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارت پر ہونے لگا ـــــ (مف) (ج قصور) قرآن میں ہے:

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ (۲۲/۴۵) — اور وہ بستی اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی اور کنوئیں اور پلستر شدہ محل سب ویران پڑے تھے۔

۲- صَرح: صَرحَ بمعنی خالص اور آمیزش سے پاک ہونا (منجد) اور صَرحٌ بمعنی منقش اور مزین بلند مکان جو ہر طرح کے عیب سے پاک ہو (مف) قرآن میں ہے:

فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ (۲۷/۴۴) — جب بلقیس نے اسے دیکھا تو خیال کیا کہ گہرا پانی ہے اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا۔ یہ تو محل ہے جس میں شیشے جڑے گئے ہیں۔

ماحصل: (۱) قصر: کوئی بھی عالیشان اور بلند و بالا عمارت۔

(۲) صَرح: ایسی عمارت جو نقش و نگار سے مزین اور نقائص سے پاک ہو۔

۱۴ـــ محنت مشقّت ـ کرنا ـ اٹھانا

کے لیے عَمِلَ، جَهَدَ، نَصَبَ، كَلَّفَ، كَدَحَ، كُرْهٌ، شِقٌّ اور شُقَّةٌ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- عَمِلَ: عَمَلٌ ہر وہ کام ہے جو کوئی جاندار اپنے اختیار و ارادہ کرے خواہ یہ کام اچھا ہو یا بُرا (مف) اور عَمِلَ کا لفظ "کوئی کام" کرنے کے علاوہ محنت مزدوری کرنے یا بالفاظ دیگر روزی کمانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ (۱۸/۷۹) — اور جو کشتی تھی وہ غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت (کشتی رانی) کرکے روزی کماتے تھے۔

۲- جَهَدَ: بمعنی کسی کام کے کرنے میں تمام وسائل و ذرائع کو بروئے کار لانا۔ سعی بلیغ کرنا (م۔ ل) ارشادِ باری ہے:

وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ (۲۹/۶) — اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے محنت کرتا ہے۔

اور جُهد معنی وہ مقدور بھر محنت جو ایک انسان کر سکتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ (۹/۷۹) — اور وہ لوگ جو نہیں کما سکتے مگر اپنی محنت۔

۳- نَصَبَ: اتنی محنت جو انسان کو تھکا دے (۱) محنت مشقت کرنا (۲) تھکاوٹ ہونا۔ پھر یہ لفظ الگ الگ معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا (۱۸/۶۲) — اس سفر سے ہم کو بہت تھکاوٹ ہو گئی ہے۔

دوسرے مقام پر ہے:

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ — پھر جب آپ فارغ ہوں تو محنت کیجیے اور اپنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ساتھ مٹی میں کھیلنا۔ ہم عمر ہونا۔ دوست ہونا۔ اور تِرب بمعنی ہم عصر۔ ہم عمر۔ دوست۔ ساتھی (ج اتراب) اور تِرب کا مؤنث تِربَۃ (ج اتراب) صدیقہ اور ہم عمر عورت۔ ہم زاد۔ ہم سن (م۔ق) اتراب کا لفظ اکثر عورتوں کے لیے آتا ہے (منجد) گویا اتراب سے مراد ایسی دوست اور ہم عمر عورتیں ہیں جن میں مزاج کی بھی پوری ہم آہنگی پائی جاتی ہو۔ قرآن میں ہے:

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا۔ (۵۶/۳۶-۳۷) ہم نے ان حوروں کو کنواریاں بنایا جو شوہروں سے بہت پیار کرنے والی بھی ہوں گی اور ہم عمر بھی۔

۳۔ سَمِیٌّ، اسم بمعنی نام اور سَمِیٌّ بمعنی ہم نام۔ ایسے دو یا زیادہ اشخاص جن کا نام ایک ہی ہو۔ ارشاد باری ہے:

اِسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (۱۹/۷) اس کا نام یحییٰ ہے۔ ہم نے اس سے پہلے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔

۴۔ کُفُو (کفأ) کُفُو اور کُفُیٌ بمعنی ہم پایہ اور ہم پلہ۔ برابر (منجد) اور بمعنی مثل۔ نظیر۔ جوڑ (م۔ق) اور بمعنی مرتبہ و منزلت میں دوسرے کا ہم پلہ ہونا۔ اور کِفَاءٌ کپڑے کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو اس جیسے دوسرے ٹکڑے سے ملا کر خیمہ کے پچھلی طرف ڈال دیا جاتا ہے۔ کُفُو کا لفظ عموماً نکاح یا رشتہ کے وقت یا لڑائی کے دوران بولا جاتا ہے۔ فُلَانٌ کُفُوٌ لِفُلَانٍ، یعنی فلاں شخص فلاں کے جوڑ کا یا ہمسر ہے (مف) ارشاد باری ہے:

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (۱۱۲/۴) اور اس (اللہ تعالیٰ) کے جوڑ کا کوئی نہیں۔

۵۔ صَفَّ بمعنی صف بنانا۔ سیدھی قطار بنانا۔ اور صَفَّفَ بمعنی قطار کو سیدھا کرنا اور رکھنا (م۔ق) صَفٌّ (مصدر) بمعنی ہر شے کی سیدھی قطار۔ کلاس۔ صف بستہ قوم (منجد) ارشاد باری ہے:

وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۸۹/۲۲) اور تمہارا پروردگار جلوہ فرما اور فرشتے صف بستہ ہو کر آموجود ہوں گے۔

پھر اس صف میں حالت کی جو ہم آہنگی پائی جاتی ہے اس کا اطلاق اور بھی کئی صورتوں میں ہوتا ہے۔ مثلاً اَلصَّافَّةُ مِنَ الْاِبِلِ (ج صافّات اور صَوَافّ) پاؤں کو قطار میں کرنے والا اونٹ اور صافّ (من الابل) بمعنی ایک قطار میں ٹانگیں رکھے ہوئے اونٹ۔ اسی طرح صَفَّ الطَّیرُ بمعنی پرندوں نے اپنی اڑان میں اپنے پروں کو قطار کی طرح سیدھا کر دیا۔ اور پرندوں کا اپنے پروں کو ہوا میں پھیلا دینا اور بالکل حرکت نہ دینا بھی ہے جبکہ سب ایک ہی حالت میں ہوں۔ ارشاد باری ہے:

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ۔ (۶۷/۱۹) کیا انہوں نے اپنے سروں پر اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتے ہیں۔ پھر انھیں سکیڑ بھی لیتے ہیں۔ خدا کے سوا انہیں کوئی تھام نہیں سکتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ ۵ متفرقات

۱۔ چند جامع اسماء

۱۔ اَیَامٰی : اَیِّم کی جمع ہے۔ بمعنی رنڈوا مرد یا رنڈی (بیوہ) عورت دونوں کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی بے شوہر عورت یا بے زن مرد۔ اٰمَ۔ یَئِیْمُ اَیْمًا و اَیُوْمًا وَاَئِمَۃً مرد کا رنڈوا یا عورت کا رانڈ ہو جانا۔ بیوہ ہو جانا۔ اور تَاَیَّمُ بمعنی عرصہ تک غیر شادی شدہ رہنا۔ مجرّد رہنا (منجد) ارشاد باری ہے :

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ (۲۴/۳۲) اور اپنی قوم کی رانڈوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں۔

۲۔ بعیر: اصل میں اونٹ کے لیے ابل کا لفظ اسم جنس کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور بعیر اس اونٹ کو کہتے ہیں جو چار سال کی عمر کا نوجوان۔ بار برداری کے قابل اور طاقتور ہو۔ اس شرط کے ساتھ بعیر کا لفظ بھی اسم جنس کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور نر و مادہ دونوں کے لیے آتا ہے حالانکہ اونٹنی کے لیے الگ لغت ناقہ موجود ہے۔ گویا بعیر کے معنی نوجوان باربردار اور طاقتور ہے۔ خواہ اونٹ ہو یا اونٹنی۔ قرآن میں ہے :

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ (۱۲/۷۲) اور جو شخص اس (گم شدہ پیالہ) کو لائے اس کے لیے ایک بار شتر انعام ہے۔

۳۔ بقر: اسم جنس ہے۔ جس کا اطلاق گائے بیل، خواہ کسی عمر کے ہوں سب پر ہوتا ہے۔ اور بقر الوحش بمعنی بارہ سنگھا۔ پہاڑی بکرا اور پہاڑی گائے۔ نیل گائے (منجد۔ م۔ ق) اور بقرۃ بطور واحد کے استعمال ہوتا ہے۔ اور لغوی لحاظ سے نر و مادہ دونوں کے لیے آتا ہے (م۔ ق) مگر چونکہ بیل کے لیے الگ لغت ثور موجود ہے۔ لہٰذا بقرۃ سے عموماً گائے ہی مراد لیا جاتا ہے۔ اور بقرۃ کی جمع بقرات، بُقُرٌ، اَبْقُرٌ، ابقار۔ اَبَاقِر اور اَبَاقِير ہے۔ گائے کے مالک یا چرواہا کو بقّار کہتے ہیں۔ اور گایوں کے ریوڑ کو باقر۔ باقور اور بیقور۔ قرآن میں ہے :

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ (۱۲/۴۳) اور بادشاہ نے کہا کہ میں (نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں۔

۴۔ بِکر: بمعنی کنواری یا کنوارا۔ دونوں کے لیے یکساں مستعمل ہے۔ بلکہ جانوروں کے لیے جب تک کسی نر نے مادہ سے جفتی نہ کی ہو وہ نر بھی بِکر ہے اور مادہ بھی (ج ابکار) قرآن میں ہے :

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا موسیٰ نے کہا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وُہ بیل نہ تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ